انشائیہ کے ابتدائی نقوش

پروفیسر شفیق احمد اشرفی
شعبہ اردو، خواجہ معین الدین چشتی اردو، عربی فارسی یونی ورسٹی، لکھنو

انشائیہ عربی زبان کا ایسا لفظ ہے جس کے معنی تحریر کرنے یا لکھنے کے ہیں دوسرے لفظوں میں کسی بھی موضوع پر اظہار خیال کو انشائیہ کہا جا سکتا ہے۔ انشائیہ غیر افسانوی نثر کی ایک ایسی صنف ہے جو مضمون کی شکل میں لکھی جاتی ہے، مضمون سے انشائیہ کا امتیاز اسلوب و انداز سے کیا جاتا ہے۔ انشائیے میں انشائیہ نگار آزادانہ طور پر اپنی تحریر پیش کرتا ہے، انشائیہ نگاری کی شرط یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں۔ انشائیہ میں طرز بیان اور اسلوب و ادا کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اس صنف میں اسلوب کو اولیت اور موضوع کو ثانویت حاصل ہوتی ہے۔ انشائیہ میں انشائیہ نگار کی شخصیت کی عکاسی نظر آتی ہے اور کسی خاص نتیجہ کے بغیر انشائیہ نگار اپنی بات ختم کر سکتا ہے۔

''انشائیہ'' حسن انشا اور ''حسن عبارت'' ہے اور اس کی روح شگفتگی ہے اب یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ انشائیہ کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟ یا اس کے ابتدائی نقوش کن تحریروں یا نثر پاروں میں ملتے ہیں؟ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اختلاف تو ہے مگر سب کے دلائل بھی ہیں۔

اردو میں انشائیہ نگاری کا آغاز مضمون کی شکل میں ہوا۔ علی گڑھ تحریک کے زیر اثر اس کا رواج ہوا۔ اور بہت جلد اس نے ترقی کی منزلیں طے کر لیں۔ مضمون نگاری اس دور کی ضرورت تھی۔ سماج کو بدلنے اور اس میں بیداری اور نیا شعور پیدا کرنے کی غرض سے اس صنف نے بہت موثر کردار ادا کیا۔ سرسید احمد خاں کے علاوہ مولانا محمد حسین آزاد کی تحریروں میں بھی انشائیہ کا انداز نظر آتا ہے۔

''سب رس'' ملا اسد اللہ وجہی کی تصنیف ہے۔ ملا وجہی، قطب شاہی سلطنت کے درباری شاعر تھے۔ ''سب رس'' کا سن تصنیف ۱۶۳۵ء ہے۔ اس کی حیثیت قصہ یا داستان کی ہے مگر اس میں جا بجا انشائیہ نگاری کے بھی نمونے شامل ہیں۔ انشائیہ کیا ہے؟ اور ''سب رس'' میں انشائیہ کے نمونے کس طرح شامل ہیں اس کا اندازہ وجہی کی ہی تحریر سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس نے کتاب کی ابتدا میں ہی واضح کر دیا ہے کہ

> ''یو عجب کتاب ہے سبحان اللہ...... یو کتاب سب کتاباں کا سرتاج ہے۔ سب باتاں کا سرتاج، ہر بات میں سو سو معراج، یو بات نہیں، یو تمام وحی ہے الہام ہے...... اگر کسی سخن شناس ہور اسرار دانی ہے تو یو کتاب گنج العرش، بحر معانی ہے۔ جیتا کوئی طبیعت کے کواڑ کتاب میں نئیں سو بات کیا بولے گا۔ جو کچھ آسمان ہور زمین میں ہے سو اس کتاب میں ہے......، اس بات کوں، اس نبات کوں، یوں کوئی آب حیات نئیں گھولیا، یوں غیب کا علم نئیں کھولیا، خضر کے مقام کوں انپڑیا تو